



السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

ایک شخص فرماتے ہیں کہ مجھ کو توجب ہے کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ پسندوں کو ماں باپ سے بڑھ کر چاہتا ہے پھر کافروں کو غلود ائمہ دوزخ میں کیوں فرمائے گا، اولاد پھرے کیسی ہی بری سے بری ہو، لیکن باپ اس کی تکلیف ہرگز گوارا نہیں کرتا، اور اس کو مصیبت میں نہیں دیکھ سکتا۔

## الجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السوال

و عليکم السلام ورحمة الله وبركاته

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد

یہ سوال خود جناب رسالت آب ملکیتِ عورت سے کیا تھا حجت قاتل الحسن المدار حبیبہ من الام بولدہ قال صلی اللہ علیہ وسلم علی قاتل ان الام لاتلثی ولدہ انی انا رفاکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میکن ثم رفع راسه - فقال ان اللہ لا يعنی من عبادہ الالما و المورد الذی يتغیر علی امر وابی ان یتقول لاله الا اللہ رواه ابن حاصۃ عن عبد اللہ عمر رضی اللہ عنہ

حضر صلی اللہ علیہ وسلم نے بوجواب ارشاد فرمایا اس کا حاصل اصطلاحی الفاظ میں یہ ہے کہ عبادگو عام ہے محدود سرے دلائل نے اس میں سے بعض کو خاص کر دیا ہے جو معلوم ہو کر دائرہ رحمت سے خونو نکل گئے ہیں ملے عباد دو قسم کے ہوئے ایک مرحومین اور ان پر اس قدر رحمت ہے کہ والدہ کو ولد پر نہیں دوسرا ہے غیر مرحومین سوان پر آخرت میں رحمت نہ ہو گی بھر زیادتی کی کا کیا ذکر یا بیوں کو کہ عبادہ عام نہیں ہے اضافت تخصیص کو مفید ہے یعنی بندگان خاص جیسے قرآن مجید میں عبادِ رحمٰن کو خاص کیا ہے موصوف بصفات خاصہ سے رہا یہ کہ والدہ کو تو سب اولاد پر رحمت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کو سب عباد پر کیوں نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ رحمت والدہ کی اضطراری ہے مشیت پر موقوف نہیں اس لئے عام ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اختیاری ہے اور مشیت پر موقوف ہے جس کا سب خاہری اعمال صالح ہیں اس لئے آخرت میں خاص ہے البتہ دنیا میں عام ہے رب امر حومین کو تکلیف ہونا سو ہو تمذبہ ہے تدبیب نہیں، فقط

هذا ماعندی والله أعلم بالصواب

### فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 10 ص 248

محمد فتویٰ